جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مبایعین کی سخت کلامی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کو ہمیشہ اس امر کی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ کہ مخالفین سے خطاب کرتے وقت سخت کلامی سے کام نہ لیا جائے۔ اور اگر کسی احمدی کے قلم سے کسی شدید مخالف کی گالیوں۔ اور بد زبانیوں کے جواب میں کوئی تیز فقرہ نکل جائے۔ تو اس پر سخت نوٹس لیتے ہیں۔ حضور کی یہ گرفت بعض لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب بھی ہوئی۔ مگر حضور نے افراد کی خاطر اسلامی اخلاق کی قربانی کو کبھی گوارا نہیں فرمایا۔ اس موضوع پر حضور کے کئی خطبات "الفضل" میں شائع شدہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے اخبار اس بارہ میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل غیر مبایعین کا یہ حال ہے۔ کہ وہ ہمارے خلاف لکھتے وقت انتہائی تشدد اور سختی سے کام لیتے ہیں۔ اور ایسی ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں۔ جن کے دل آزار اور رنجدہ ہونے سے وہ خود بھی انکار نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ ذیل میں ہم صرف ایک دو پرچوں سے ہی چند ایک فقرات اس لئے درج کرتے ہیں۔ کہ غیر مبایعین ان پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ اس قسم کی دل آزاری ان کے لئے کہاں تک جائز ہے۔ لکھا ہے:-

"دیکھ لیا آپ نے۔ یہ ہے خانہ ساز نبوت کی قیمت اور یہ ہے ان کا ایمان۔ ..... ان تحریرات اور الہامات سے اس مصنوعی نبوت اور بے بنیاد خلافت کا بھرم کھلتا ہے۔ اور جس مکر و فریب کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس کا پردہ چاک ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے ... . اس سے آپ ان کی دیانت و درائت کا اندازہ لگا سکتے ہیں .... ایک بہت بڑے کہنہ مشق مولوی کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ جو ہندی کی چندی نکالتے اور جھوٹی موٹی باتوں سے خلافت مآب کو سراہنے میں ید طولیٰ رکھتا ہے ..... اگر قادیانیوں میں ذرہ بھر بھی دیانت ہوتی"

"عبارت بالا سے کم از کم دو باتیں نہایت واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مرزا صاحب سید الشہداء حضرت امام حسین سے مشابہت رکھتے ہیں۔ دوسری یہ کہ قادیان نے بوجہ دمشق کے مشابہ ہونے کے کسی یزیدی الصفت خلیفہ کا پایۂ تخت ہونا ہے۔ جو قسم قسم کے جھوٹے منصوبے باندھے گا۔ اور ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ کرے گا۔ ...... اگر قادیانی خلیفہ اور اس کے رفیق کار ایسی سازشیں اور نازیبا حرکات نہ کرتے۔ تو قادیان دمشق کا مشابہ اور یزید کا پایۂ تخت کیسے بنتا۔ اس قسم کے ظالمانہ احکام اور نازیبا افعال اب بھی قادیان میں ہوتے رہتے ہیں ...... اکثر وہ لوگ جو اس جگہ (قادیان) میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں ..... ان کی اس بد دیانتی اور اعراض عن الحق پر کسی قسم کا تعجب نہیں کرنا چاہیئے ... . قادیانی واقعی گمراہ اور جادہ حق سے منحرف ہیں ... . قادیان ملک عرب کے بالکل جانب شرق میں واقع ہے۔ اسلام میں جس قدر فتنے اس وقت اٹھے ہیں۔ ان تمام سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اسلام کا نام لے کر ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ مونہہ سے اگرچہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ مگر اسے مسلمان بننے کے لئے کافی نہیں سمجھتے حتے الوسع ان کے خلیفہ اور اس کے مقربین کی یہی کوشش ہے۔ کہ کسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور قرآن دنیا سے نابود ہو جائیں۔ اور ان کی خلافت باطلہ اور من گھڑت نبوت کا دنیا میں چرچا ہو"

(پیغام صلح ۱۲- جون)

پھر لکھا ہے "... جس طرح بابیت نے اسلام کے تمام مرکزی اصول مثلاً انقطاع نبوت۔ آخری کلمہ طیبہ۔ آخری قبلہ۔ آخری کتاب اللہ کا انکار کیا ہے اور ایک برتر پیغمبر۔ برتر مرکز نسل انسانی۔ برتر کتاب کے تصور کو پیش کیا ہے بعینہٖ اسی طرح جماعت قادیان نے روش اختیار کر لی۔ اور آج ان کے ارباب حل وعقد نے اپنے جشن سیمیں پر اعلان کر دیا ہے۔ کہ اسلام تو صرف ساتویں صدی مسیحی کے توہمات اور جاہلیت کا علاج تھا۔ آج کی اقتصادی۔ عمرانی اور سیاسی مشکلات کا علاج اس میں نہیں۔ اس کا علاج احمد ازم کی صورت میں نازل ہوا"

(پیغام صلح ۱۷- جون)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو مخاطب کر کے لکھا ہے:-

"میں نہایت ادب سے التجا کروں گا کہ اپنی جماعت کے حال پر رحم فرمائیں۔ آپ کو خوب پتہ ہے کہ آپ کی جماعت آنکھیں بند کر کے بڑے میاں صاحب یعنی میاں محمود احمد صاحب اور خود آپ صاحبزادگان کے پیچھے لگی ہوئی۔ اسے اب قرآن و حدیث سے تو کوئی واسطہ نہیں رہا۔ آپ صاحبزادوں کے ارشاد کو ہی وہ اب قرآن وحدیث سمجھتی ہے . . . . . ایسی تشریح ایک قوم کی قوم کو گمراہی میں ڈال دیتا ہے۔ آخر کوئی خدا ہے جس کے سامنے جواب دہی کرنی ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود کا بیٹا ہونا تو کام نہیں آئے گا۔ اور نہ قادیان کا بہشتی مقبرہ بچا سکے گا۔"

(پیغام صلح ۷ ، اجون صفحہ ۶)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ کہ "مذکورہ بالا حصہ تقریر کا لغو اور لایعنی کلام سے بڑھ کر نہیں . . . . ان تنخواہ دار ملازموں کو آگے کیا جو آخاسی دن کے لئے ٹکڑا توڑتے ہیں . . . . . ایک ہی وقت میں دو متضاد امور میاں صاحب کے خوارق میں سے ہے"۔

(پیغام صلح ۱۹ رجون)

یہ چند اقتباسات صرف تین پرچوں سے لئے گئے ہیں۔ اور صرف تین مضامین میں سے لئے گئے ہیں۔ ورنہ "پیغام صلح" کا کوئی پرچہ اور کوئی مضمون ایسا نہیں ہوتا۔ جس میں ایسے رنجیدہ اور دل آزار فقرات بکثرت موجود نہ ہوں۔ ہم ان سے ایسے الفاظ میں خطاب کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اور ان سے بھی ہمدردانہ رنگ میں یہی کہتے ہیں۔ کہ اس طرح گالیاں دینا شرفا کا طریق نہیں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ آج صبح لاہور تشریف لے گئے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے

لنڈن سے مولوی جلال الدین صاحب شمس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حالت خطرناک ہے دعا کی ضرورت ہے۔

تحریک جدید سال ششم کا چندہ اور پچھلا بقایا ادا کرنے کی طرف مستورات کو توجہ دلانے کے لئے آج سہ پہر کو لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد مبارک نے زیر صدارت سیدہ ام وسیم احمد صاحب بخانہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی ابو العطاء صاحب اور استانی صوفیہ میمونہ صاحبہ نے تقریریں کیں۔ قادیان کے ہر محلہ سے کافی تعداد میں مستورات شامل ہوئیں ؛

ڈاکٹر شیخ احسان علی صاحب کے ہاں ۷ اجون کو لڑکا تولد ہوا اللہ تعالےٰ مبارک کرے

افکار حالیہ

وہ کہہ رہے ہیں کہ پیر مغاں نہیں ملتا
یہ ٹھیک ہے کہ بجز قادیاں نہیں ملتا

نثار مذہب و ملت پہ جان و مال کرے
سوا ہمارے کہیں وہ جواں نہیں ملتا

اداسی چھائی ہے دنیا پرست لوگوں میں
یہ بات کیا ہے کوئی شادماں نہیں ملتا

خدا کے ذکر سے حاصل سکون دل ہوگا
بغیر اس کے تو امن و اماں نہیں ملتا

مٹانے کے لئے اٹھے تھے جو ہمیں دیکھو
کہ ان کی قبر کا بھی اب نشاں نہیں ملتا

خیال غیر سے خالی دماغ جو کرے
نہ کہہ سکے گا کہ "وہ مہرباں" نہیں ملتا

نزول وحی کی بندش میں مان لوں کیونکر
نبی کے قول سے جب یہ بیاں نہیں ملتا

مزے مزے کی تو باتیں کئی سناتے ہیں
مگر وہ خلق مسیح زماں نہیں ملتا

سیالکوٹ میں تنویر احمدیت ہے۔
عجب ہے میر کو روشن نشاں نہیں ملتا

ابھی یسوع کی گاڑی کا کھینچنا چھوڑو
کہ دین حق میں یہ بار گراں نہیں ملتا

خدا کرے کہ مبدل بہ صلح ہو یہ جنگ
بد امنیوں میں تو آرام جاں نہیں ملتا

بجز تضرع و زاری بدرگہ باری
کوئی علاج فساد جہاں نہیں ملتا

دعاؤ روزہ سے آسان مشکلیں ہونگی
یہ حربہ کاری ہے ظالم کو ہاں نہیں ملتا

کبھی جو کھیل محبت کا ہم نے کھیلا تھا
اب اس میں لطف کا نام و نشاں نہیں ملتا

یہیں میں خلق کے سجدے نہ کیوں کروں اکمل
اس آستاں سا کوئی آستاں نہیں ملتا

اکمل عفا اللہ عنہ

یوم التبلیغ اور احباب جماعت کا فرض

حسب فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ عام مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کے لئے مورخہ ۱۴ وفا ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۴۰ء کو یوم التبلیغ منایا جائے گا۔ آجکل جبکہ خدا تعالےٰ کا غضب ایک عالمگیر جنگ کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور انسانی خون اس بے دردی سے بہایا جا رہا ہے۔ کہ گزشتہ تاریخ میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ ہمارا فرض ہے کہ بنی نوع انسان کو خدا تعالےٰ کے غضب اور اس کے عذاب سے بچانے کے لئے شہزادۂ امن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پوری جد وجہد اور کوشش سے دنیا تک پہونچائیں۔ اور اس راہ میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

اس غرض کے لئے احباب و عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ علاقوں اور دفود کی تقسیم تبلیغی لٹریچر اور دیگر انتظامات ابھی سے شروع کر دیں۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ

اخبار احمدیہ

درخواست دعا۔ میرے بچے عدن میں ہیں۔ اور وہاں جنگ کے خطرات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ لہذا ان کی صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد دین از تہال

دعائے مغفرت۔ بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کی نو عمر عزیزہ شمیم فاطمہ جس کی شادی ابھی چند ماہ ہوئے بابو صاحب موصوف کے خاندان میں ایک احمدی نوجوان سے ہوئی تھی دس جون کو وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون شمیم ابھی نو عمر بچی ۴۴ تھی مگر بہت نیک اور مخلص تھی۔ اس بچی کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ نیز بابو نذیر احمد صاحب کے خاندان سلطانہ بیگم اہلیہ محمد یونس صاحب کے لئے جنکی مرحومہ چھوٹی بہن تھیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ صبر جمیل عطا کرے۔ خاکسار عبد الرحیم نیر قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت سیّد محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

ملائکۃ اللہ کے ذریعہ انبیاء کی حفاظت

فرمایا۔ حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص فرماتے ہیں۔ رایت بشمال النبی صلے اللہ علیہ وسلم و بیمینہ رجلین علیھما ثیاب بیض یوم اُحد ما رایتھما قبل ولا بعد کہ میں نے جنگِ احد کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں اور بائیں دو ایسے سفید کپڑوں والے آدمی دیکھے۔ جن کو نہ میں نے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اور نہ بعد میں کبھی دیکھا ؏

یہ فرشتے تھے۔ جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حفاظت کے لئے خدا تعالےٰ نے بھیجے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے ارشاد یحفظونہ من امر اللہ کے ماتحت تمام انبیاء علیہم السلام کی فرشتوں کے ذریعہ مدد فرماتا ہے۔ یہ فرشتے کبھی کبھی انبیاء علیہم السلام کے پیروؤں کو اس لئے دکھلا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کو یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ اگر ہم مدد نہ کرتے۔ تو یہ نبی دُنیا میں کامیاب نہ ہوسکتا۔ پس اللہ تعالےٰ مومنوں کو یہ بتانے کے لئے کہ اپنے انبیاء کی میں خود حفاظت اور مدد کرتا ہوں۔ کبھی کبھی ان کو وُہ فرشتے جو انبیاء کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں دکھا دیتا ہے۔ جنگِ احد کے موقعہ پر یہ فرشتے حضرت سعد بن ابی وقاص کو دکھائے گئے۔ اس میں بھی خاص حکمت تھی۔ کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نہایت بہادر اور اعلےٰ درجہ کے تیر انداز تھے۔ اس وقت ان سے بڑھ کر کوئی تیر انداز نہ تھا۔ چنانچہ جنگِ احد جو سب سے پہلی اسلامی جنگ ہے۔ جب شروع ہونے لگی۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے پہلا تیر حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص کو چلانے کے لئے فرمایا۔ اور کہا :-

اِرْمِ سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

اے سعد رضؓ میرا باپ اور میری ماں تجھ پر قربان ہوں۔ سب سے پہلا تیر تو چلا۔

چنانچہ حضرت سعد رضؓ خود فرماتے ہیں انا اول فی الاسلام رمیًا۔ کہ اسلام میں سب سے پہلا تیر میں نے ہی چلایا تھا۔ پس اس رویت ملائکہ میں اللہ تعالےٰ کی خاص حکمت تھی۔ خدا تعالےٰ نے قوم کے بہادروں اور تیر اندازوں کو فرشتوں والا نظارہ دکھایا۔ تاکہ کسی کو یہ خیال پیدا نہ ہو۔ کہ یہ فتح و ظفر کسی کی بہادری کے نتیجہ میں نصیب ہوئی ہے۔ بلکہ یہ محض خدا کا فضل و کرم مسلمانوں کے شامل حال تھا۔ جو اس نے کمال شفقت سے ان کو باوجود ان کے نہتے ہونے کے یہ خوشی کا دن دکھایا۔ اور دُشمن کی جمعیت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ؏

ریشم کا پہننا

فرمایا۔ حضرت ابوعثمان نہدی رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم علاقہ آذربیجان میں تھے۔ کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا ایک خط پہونچا۔ جس میں لکھا تھا۔ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن الحریر الا ھکذا و اشار باصبعیہ اللتین تلیان الابھام یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ ہاں اس قدر پہننا جائز ہے۔ یہ کہ کر انہوں نے اپنی دو انگلیاں جو انگوٹھے کے ساتھ ملتی ہیں۔ ان کے ساتھ اشارہ کیا۔ کہ اس قدر یعنے دو انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ؏

حضرت ابوعثمان رضؓ نہدی فرماتے ہیں۔ کہ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا۔ فیما علمنا انہٗ یعنی الاعلام یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور کے اس ارشاد کے ماتحت یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ دو انگلیوں سے اشارہ کرنے سے مراد حضور کا اجازت مرحمت فرمانا تھا۔ کہ پگڑی اور تہبند یا سلوار کے پائنچوں پر ریشم کے نشان یعنی ریشم کی پٹی لگائی جا سکتی ہے ؏

فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور کے اشارہ کو صحیح معنوں میں سمجھے۔ اور یہی جائز ہے۔ کہ تہہ بند کو دو انگلیوں کی چوڑائی کے برابر ریشم کی پٹی لگائی جاسکتی ہے۔ اور پاجامہ کے پائنچوں کو ریشمی فیتہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ؏

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ریشم کے پورے کپڑے کے استعمال سے منع فرمانا۔ اور اتنے کو جائز قرار دینا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضور نے ریشم کے کپڑے مردوں کو پہننے سے اس لئے روکا ہے۔ کہ اس کے استعمال سے مرد کی مردانگی پر اثر پڑتا ہے ؏

فرمایا۔ ریشم کے کپڑے سے مراد وُہ خاص معروف کپڑا ہے۔ جو ان خاص کیڑوں سے بنتا ہے۔ جو شہتوت کے پتوں پر پلتے ہیں۔ باقی آج کل جو چائنا سلک وغیرہ بناوٹی ریشم کے کپڑے جاری ہیں۔ ان کو پہننا اور استعمال کرنا جائز ہے۔

ایک مسئلہ کا استخراج

فرمایا۔ ایک دفعہ ایک صحابی رضؓ کو کھجلی کی سخت تکلیف تھی۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ ہمارے غیر احمدی دوستوں کی عجیب حالت ہے کہ جب ہم احمدی اس حدیث اور بعض قرآنی آیات سے استدلال کرکے یہ کہتے ہیں۔ کہ مجبوری کے وقت۔ جبکہ کسی مریض کی جان جانے کا خطرہ ہو۔ تو ڈاکٹر کے مشورہ سے اس کو شراب بطور علاج استعمال کرا دینا چاہیئے۔ تو اس پر وُہ ہنسی اڑاتے ہیں۔ کہ ”لو احمدیوں نے شراب جائز کر دی ہے“۔

حالانکہ وُہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ جب اضطراری حالت میں سؤر۔ دم مسفوح اور اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ۔ اور باقی ہزاروں چیزیں جن کا حرام ہونا ثابت ہے۔ جائز ہیں۔ تو پھر شراب کو بھی اضطراری حالت میں اگر استعمال کرلیا جائے۔ تو کیا حرج ہے؟

پھر ہم تو ”جان جانے“ یا ”سخت خطرہ“ کی شرط لگاتے ہیں۔ مگر جس صحابی رضؓ کو کھجلی ہوئی تھی۔ وُہ ان دونوں باتوں سے محفوظ تھے۔ یعنے نہ ان کی جان جانے کا خطرہ تھا۔ اور نہ کوئی اور ناقابلِ تلافی نقصان ہونے کا خطرہ تھا۔ مگر پھر بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ جس کا پہننا اسلام میں مردوں کے لئے سخت منع ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ ریشم دُنیا میں ان لوگوں کا لباس ہے۔ مَنْ لَا خَلَاقَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ - کہ جن کا آخرت میں خیر و خوبی سے ذرہ بھر بھی حصہ نہیں ہے ؏

پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انتہائی ضرورت پر ایک ممنوع چیز کے استعمال کی اجازت فرما کر الدّین یُسر کا ثبوت دے دیا۔ اور بتا دیا۔ کہ شریعت اسلامیہ عمل میں نہایت ہی آسان ہے ؏

خاکسار محمود احمد خلیل۔ شاہجہانپوری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انقلاب عالم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایمان اور اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا جسے ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائیگا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس۔ سو اس پیشگوئی کے مطابق خدا نے حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فارسی الاصل تھے مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ اور آپ نے ایمان کو دنیا میں از سر نو قائم کرتے ہوئے اسلام کی خدمت اور حفاظت کے لئے ایک زبردست جماعت پیدا کر دی۔ جس کے ذریعہ آج اسلام کو تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ اور نیک طبع لوگ اس جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

خدا کے نزدیک ایمان کی قدر و منزلت کا پتہ اس امر سے چلتا ہے۔ کہ وہ ایمان کی حفاظت کے لئے ہمیشہ نشانات ظاہر کرتا رہا۔ اور انبیاء بھیجتا رہا ہے۔ اور باوجودیکہ نشانات کا انکار ہوتا رہا۔ اور انبیاء کی تکذیب و تکفیر کی گئی۔ خدا نے نشانات کو ظاہر کرنا اور نبیوں کو بھیجنا بند نہ کیا۔ چنانچہ اس کا ذکر قرآن کریم میں یوں آیا ہے۔ کہ ما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بہا الاولون .... وما نرسل بالآیات الا تخویفا (بنی اسرائیل) کہ باوجودیکہ لوگوں نے نشانات کا انکار کیا۔ ہمیں اس بات نے نشانات نازل کرنے سے نہیں روکا۔ اور ہم جو نشانات دکھاتے ہیں تو اس لئے کہ لوگ خدا سے ڈریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان تھے۔ اور آپ نے ایمان پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش اور تدبیر سے کام لیا۔ حضور خود فرماتے ہیں ؎

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز
ویں طرفہ ترکہ من بگمانِ تو کافرم

اور اس وقت جو دنیا پر سخت تباہی آ رہی ہے۔ درحقیقت یہ بھی الٰہی انذاری نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جو کسی نبی کی بعثت کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر افسوس کہ لوگ سمجھتے نہیں اور پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ لکھا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام خدا کے حکم کے ماتحت کشتی بناتے تھے تو آپ کے مخالف ہنسی اور استہزا کرتے تھے۔ کہ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ یہی حال حضرت لوط علیہ السلام کے مخالفوں کا تھا۔ مگر جب عذاب آیا تو وہ لوگ خیال نہ کرتے تھے۔ کہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی مخالفت کے نتیجہ میں ان پر عذاب آ رہا ہے۔ یہی حال موجودہ زمانہ کے مخالف لوگوں کا ہے۔ کہ وہ خدائی عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت اور فسق و فجور کا نتیجہ ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھلے طور پر فرماتے ہیں۔

"میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالےٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے۔ اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے۔ اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا نشان ظاہر ہو گا۔ گویا وہ آسمان سے اترے گا۔ اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا۔ اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہو گا کہ زمین بگڑ گئی۔ اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے کہا۔ کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵ و ۱۶)

مندرجہ بالا پیشگوئی نہایت واضح ہے اور صاف ثابت کرتی ہے۔ کہ خدا سے مونہہ پھیرنے کے نتیجہ میں سخت عذاب اور تباہی وارد ہو گی۔ اور دنیا میں اتنا بڑا انقلاب آئے گا۔ کہ یہ کہا جا سکے گا۔ کہ اب زمین وہ پہلی زمین نہیں۔ اور اب آسمان وہ پہلا آسمان نہیں۔ جو لوگ جنگ کی خبریں سنتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یورپین ممالک میں یہ الفاظ پورے ہو رہے ہیں اور ان ممالک کی زمین اور آسمان تبدیل ہو رہے ہیں۔

قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ اس قسم کی تباہی اور بربادی اس لئے دنیا پر لائی جاتی ہے۔ تا لوگ خدا کی طرف توجہ کریں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ واخذناھم بالبأساء والضراء لعلھم یتضرعون۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ہم نے بنی اسرائیل کو طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا کیا۔ اور قحط اور بیماریاں بھیجیں۔ تا کہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔ اس وقت بھی جو دنیا پر مصیبت آ رہی ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ معاف کرنے والے اور بخشنے والے خدا کی طرف رجوع کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خدا کے تمام پاک صحیفے اور قرآن کریم اس بات میں متفق ہیں۔ کہ توبہ اور رجوع سے عذاب الٰہی ٹل جایا کرتا ہے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے جب رجوع کیا تھا۔ تو خدا نے کمال فضل سے ان کے عذاب کو ٹال دیا تھا۔ اب بھی وہ خدا جو تمام جہانوں کا خدا اور رب العالمین ہے ایسا کر سکتا ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ صاف دل لوگ پیدا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک کو جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں۔ اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے احمق ہے وہ شخص جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں"۔

(کشتی نوح صفحہ ۴۳ و ۴۴)

ان حقائق کے ملاحظہ کے بعد جماعت احمدیہ کے احباب پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایمان کی اس شاہراہ پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم کی گئی ہے۔ صحیح معنوں میں چلنے کی کوشش کی جائے۔ اور لوگوں کے لئے نیک نمونہ قائم کیا جائے۔

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا مطالعہ

ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی ہے۔ جبکہ نشر و اشاعت اور سلسلہ تالیفات کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔ اور اس زمانہ میں پریس کی آواز کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔ آج دنیا میں قوموں کی ترقی اور پستی کا انحصار ان کے پریس کی مضبوطی اور کمزوری پر ہے۔ ایک ترقی یافتہ اور مضبوط قوم کے پاس ایسے وسائل کا ہونا ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے پیغام کو کم سے کم عرصہ میں دنیا کے بیشتر علاقوں میں پہنچا سکے۔ اور جو قوم ایسے وسائل سے محروم ہے وہ آج کی دنیا میں کبھی بھی شہرت اور فوقیت حاصل نہیں کر سکتی۔ ہمارا روزمرہ مشاہدہ ہے۔ کہ زندہ رہنے والی قومیں کس طرح اپنی آواز کو جلد سے جلد تمام دنیا میں پہنچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور پراپیگنڈا کے نئے نئے وسائل اختیار کرنے پر کروڑوں روپوں کے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ ہزارہا کتابیں ٹریکٹ۔ رسالے اور اخباریں روزانہ شائع ہو رہے ہیں۔ اور قرآن مجید نے اس زمانہ کے متعلق جو آج سے چودہ سو سال پیشتر یہ پیشگوئی فرمائی تھی واذا الصحف نشرت۔ کہ اس زمانہ میں نشر و اشاعت کا کام پورے عروج پر ہوگا۔ آج اس کی صداقت اظہر من الشمس ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو اس زمانہ میں مبعوث کیا۔ تو آپ کو بھی تحریر میں ایک خاص ملکہ عطا فرمایا۔ اور آپ کو "سلطان القلم" کا خطاب دے کر آپ کی تحریر میں ایسا اعجاز رکھا۔ کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا عالم بھی آپ کا مقابلہ نہ کر سکا۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے مدد پا کر دنیا کے سامنے علمی اور روحانی خزانہ کا ایک انبار لگا دیا۔

اور دنیا کے نامور علماء۔ عرب و عجم کے فصحاء و بلغاء کو چیلنج دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تحریر میں ایک خاص طاقت بخشی ہے جس کا تم لوگ کسی صورت میں مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور آپ نے اپنی بعض تصانیف کے متعلق تحدی کے ساتھ یہ فرمایا۔ کہ مخالف علماء ان کا جواب نہیں لکھ سکتے۔ اور اگر وہ ایسی کوشش کریں گے تو "خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا۔ اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا" (اعجاز احمدی ۳۷)

چنانچہ بعد کے واقعات نے آپ کے اس دعویٰ کی حرف بحرف تصدیق کر دی۔ کہ دنیا کا کوئی عالم آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ خود آپ کی امداد فرما رہا تھا۔ اور روحانی علوم کے مخفی خزانے آپ کے ذریعہ سے لوگوں میں تقسیم کر رہا تھا۔ دیکھنے والوں کی نگاہ میں تو یہ تحریر انسانی ہاتھوں سے لکھی ہوئی ہوتی تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ان مضامین کا سکھانے والا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے۔ کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں۔ گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں" (تبلیغ رسالت جلد ۸)

(۲) "ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔ جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے۔ جو انسان کی طاقت سے نہیں۔ بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں" (فتح اسلام ص۱۰)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں کیسے کیسے علمی اور روحانی خزانے موجود ہیں۔

اور آج دہریت اور مادیت کے زمانہ میں ان کے خود مطالعہ کرنے اور دوسرے لوگوں تک انہیں پہنچانے کی کس قدر ضرورت ہے۔ حضور علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ آج دنیا کی نجات آپ کے وجود باجود کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور جب تک لوگوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف نہیں ہوگی۔ اس وقت تک دنیا میں راستی اور امن قائم نہیں ہوگا۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ کی لائی ہوئی تعلیم کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی اس سے آگاہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ تاکہ دنیا میں حق و راستی کی اشاعت ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "اگر درحقیقت تکمیل اشاعت ہی ہماری غرض ہے۔ تو ہمارا مدعا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق و تدقیق سے پر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں۔ جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہونچ جائیں۔ جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہیئے۔ کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل کے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں" (فتح اسلام ص۳۳)

خاکسار۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

تحریک جدید کی قربانیوں کا مطالبہ سکھ اور آرام کی زندگی کی ضمانت ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "سچے مومنوں کی یہ حالت ہوا کرتی ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ شریعت نے ان پر بوجھ نہیں ڈالا۔ بلکہ شریعت نے ان کے بوجھوں کو اٹھایا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ پولوس کہتا ہے۔ شریعت لعنت ہے۔ اور وہ ایک بوجھ ہے جو ہم پر لادا گیا ہے مگر خدا کہتا ہے ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک شریعت بوجھ نہیں۔ شریعت چٹی نہیں۔ بلکہ شریعت تو وہ چیز ہے۔ جو خود تمہارے بوجھوں کو اٹھاتی ہے۔ ان بوجھوں کو جو تمہاری کمر کے توڑنے والے ہوں پس اسلام کہتا ہے "قربانیوں کا تم سے مطالبہ اس لئے نہیں کیا جاتا کہ وہ تمہیں تباہ کریں۔ بلکہ اس لئے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تمہیں مصیبتوں سے بچائیں۔ اور سکھ و آرام کی زندگی بسر کرائیں"!

آپ نے حضور کا ارشاد پڑھ لیا۔ تحریک جدید جو طوعی تحریک ہے اسکی قربانیوں کا مطالبہ آپ سے اسی لئے کیا جاتا ہے کہ آپ آرام کی زندگی بسر کر سکیں اور تحریک جدید کی قربانیاں اس امر کی ضامن ہیں پس تحریک جدید کا چندہ خوشی سے ادا کریں۔ اور اپنے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۱ اگست تک ادا کر دیں۔ تا یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور میں قبول ہو کر آپ کو اس کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث کر دیں۔ ٭

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی رپورٹ بابت ماہ اپریل ۱۹۴۰ء

پندرہ افریقن داخل احمدیت ہوئے

تحریری کام

(ا) عرصہ زیر رپورٹ میں رسالہ سواحیلی کے لئے مندرجہ ذیل عنوانوں پر مضامین لکھے گئے۔ "دنیا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد اور اسلامی خدمات اور احمدیہ مشنز کے حالات" الکونی کے اعتراضات کا جواب۔ ممباسہ سے ایک غیر احمدی عرب نے ہمارے خلاف سواحیلی میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کے جواب میں یہ مضمون لکھا گیا:۔ سورۃ اللہب کا ترجمہ و تفسیر اور بعض اور مضامین لکھے اور ٹائپ کئے گئے۔ (ب) اس عرصہ میں قرآن مجید کے ترجمہ سواحیلی کا کام بھی باوجود دیگر مصروفیات کے جاری رہا اور خدا کے فضل و رحم کے ساتھ نصف سپارہ کا ترجمہ ہوا۔ (ج) خط و کتابت جو مرکزی نظارتوں کے خطوط کے جواب تبلیغی و مالی رپورٹوں کے علاوہ مقامی جماعتوں اور افراد کو تبلیغی۔ اور مالی اور چندوں اور سلسلہ کے اخبارات و رسائل کی قیمتیں ادا کرنے کے لئے کی گئی اس کی کل تعداد ۷۰ ہے۔

درس و تدریس

جماعت احمدیہ نیروبی میں علاوہ ہفتہ وار قرآن مجید کے درس کے محترمی جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب نے حدیث کا درس مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان۔ دینا شروع کیا ہے کمپالہ میں ہفتہ وار قرآن مجید کا درس اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مکرم ڈاکٹر فضل دین احمد صاحب دیتے رہے۔ جماعت دار السلام میں بھی خدا کے فضل سے درس شروع ہو چکا ہے مکرم جان صاحب قرآن مجید اور مکرم لون صاحب اسلامی اصول کی فلاسفی کا درس دیتے ہیں۔ ٹبورا میں خاکسار بعد نماز صبح روزانہ حقیقۃ الوحی کا درس دیتا رہا۔ اور ہفتہ وار قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔ گاہے گاہے حدیث اور بزرگان اسلام کے دلچسپ و مؤثر حالات سنائے جاتے رہے۔

تعلیم و تربیت

(ا) قیدیوں کی تعلیم و تربیت میں گذشتہ دنوں نئے سپرنٹنڈنٹ جیل کے آنے اور نئے انتظامات کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ہمارے لئے قیدیوں کو تعلیم دینا مشکل ہو گیا۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے سپرنٹنڈنٹ جیل سے ملاقات کی۔ گو چنداں فائدہ نہ ہوا۔ پھر انہیں تحریری طور پر اچھی طرح توجہ دلائی اور فوری انتظام کے لئے لکھا۔ خدا کے فضل سے یہ طریق مؤثر ثابت ہوا اور انہیں از سر نو اپنے پروگرام کو مرتب کرنا پڑا۔ اور ہمارے لئے ایک گھنٹہ وقت مقرر کیا گیا۔ چنانچہ اس کے مطابق خاکسار اور شیخ صالح افریقن مبلغ انہیں مذہبی تعلیم دینے کے لئے جاتے ہیں۔ (ب) گورنمنٹ گرلز سکول کی ہیڈ مسٹرس سے ملاقات کر کے افریقن لڑکیوں کی مذہبی تعلیم کے لئے وقت حاصل کیا گیا۔ مخالفین شرارتیں اور روکیں پیدا کرنے میں کوشاں ہیں۔ بہر حال شیخ صالح صاحب باقاعدہ ہر ہفتہ پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ (ج) احمدیہ مسلم سکول ٹبورا۔ دینی تعلیم کے لئے ابتدائی وقت میں "اسباق الاسلام" کتاب سے لڑکوں کو یکجائی طور پر دینی باتوں سے واقف کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مختلف درجوں میں قرآن مجید اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے۔ بڑی کلاس خدا کے فضل سے پچیس پاروں کے قریب پڑھ چکی ہے۔ اس عرصہ میں انہیں "نبراس المومنین"، حدیث کی کتاب پڑھائی اور زبانی حدیثیں یاد کرائی شروع کی ہیں بیت الخلاء میں آنے جانے۔ چاند دیکھنے۔ کھانا کھاتے ہوئے وغیرہ مواقع کی دعائیں یاد کرائی گئیں۔ نیز اسلامی تاریخ کے واقعات کہانیوں کے رنگ میں سنائے جاتے رہے آخری ہفتہ میں سہ ماہی امتحان ہوا۔

ملاقاتیں

عرصہ زیر رپورٹ میں متعدد ہندوستانی یورپین۔ عرب اور افریقن سے ملاقاتیں کی گئیں۔ قابل ذکر اشخاص حسب ذیل ہیں (۱) مسٹر اسمٰعیل انڈین ٹریڈ کمشنر (۲) میجر نیول سٹیورڈ اسسٹنٹ کمشنر پولیس ٹانگانیکا (۳) کیپٹن ملن (۴) شیخ مراد و دیگر عربوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ (۵) مسٹر ہرمن افریقن سے جو کیتھولک مشن کالج میں تیرہ سال تک مشنری بننے کے لئے ٹریننگ حاصل کرتے رہے ہیں۔ ان سے اسلام و علیا ئیت میں کونسا مذہب اب نجات کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کے موضوع پر مفصل گفتگو ہوئی۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ اور پھر ملنے کا وعدہ انہوں نے کیا۔

تقریریں

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار Igalula گاؤں میں جو ٹبورا سے تیس میل کے فاصلہ پر ہے دو مرتبہ گیا۔ پہلی بار وہاں کے چیف کے کونسل ہال میں اسلام کے متعلق لیکچر دیا تین سو کے قریب افریقن موجود تھے۔ بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک گھنٹہ سے زائد تک اس سلسلہ میں احمدیت کی تبلیغ اور احمدیت کے مسائل خصوصی کے بتلانے کا اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا۔ دوسری مرتبہ شیخ صالح صاحب بھی ساتھ تھے۔ افریقن کے ایک اجتماع میں سوالات و جواب کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ اور انفرادی رنگ میں تبلیغ کی جاتی رہی اور سواحیلی لٹریچر تقسیم و فروخت کیا گیا میلاد النبی کا ایک جلسہ ۲۱ اپریل کو احمدیہ سکول کے میدان میں کیا گیا۔ شیخ صالح نے بھی تقریر کی خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ ہجرت کو بیان کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تائید الٰہی اور نصرت خداوندی جس طور پر شامل حال تھی اس کے متعلق تقریر کی۔ سکول کے لڑکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں گیت گائے بعد ازاں حاضرین کی جو تین سو سے زائد تھے۔ چائے و کیک سے تواضع کی گئی۔ اس عرصہ میں عورتوں میں بھی تعویذ وغیرہ کے خلاف اور رسموں سے اجتناب کے متعلق لیکچر دیا۔ شیخ صاحب کی اہلیہ صاحبہ ترجمہ

کو افریقن عورتوں کی میٹنگ میں دینی تعلیم دیتی رہیں۔

خطبات جمعہ

مندرجہ ذیل مضامین پر اس عرصہ میں خطبات جمعہ پڑھے گئے (۱) ہر احمدی کوشش کرے کہ کم سے کم اس سال ایک احمدی بنائے (۲) اذان میں چھ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کی فلاسفی (۳) اعلےٰ اخلاق کا حامل ہونا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ (۴) تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں دارالسلام کے سکرٹری صاحب تبلیغ نے ٹریکٹ "تمام دنیا میں تبلیغ اسلام" مختلف جہازوں میں بنگالی مسلمان ملازموں کو بغرض تقسیم دیئے اور اسی طرح انگریزی ٹریکٹ What is Islam بھی دیئے گئے۔ ایک یورپین کو انہوں نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی دی۔ دوسرے احباب بھی ٹریکٹ تقسیم کرتے رہے۔ گجراتی پمفلٹ۔ اور سواحلی لٹریچر بھی ٹرینوں وغیرہ میں تقسیم کیا گیا۔ اور دیہات میں بھی بھجوایا گیا۔ گلوے میں برادرم محمد یسین صاحب نہایت اخلاص سے تقسیم لٹریچر کا کام کرتے رہے۔

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا کے فضل سے پندرہ افریقن احمدیت میں داخل ہوئے۔ جن کے بیعت فارم پُر کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھیج دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور احمدیت کے سچے خادم بنائے۔

محتاج دعا
شیخ مبارک احمد

داخلہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے تمام شعبہ جات مثلاً آرٹس۔ سائنس۔ لاء۔ ٹریننگ کالج۔ ٹیکنیکل کالج۔ گرلز کالج۔ طبیہ کالج وغیرہ کا داخلہ ۱۵ جولائی ۱۹۴۰ء سے شروع ہوگا۔ لہٰذا وہ طلباء جو مندرجہ بالا کسی شعبہ میں داخل ہونا چاہتے ہوں۔ وہ وقت مقررہ نوٹ فرمالیں۔ اور داخلہ کے چھپے ہوئے فارم معہ پراسپکٹس مفت طلب کریں۔ جملہ خط و کتابت بنام رجسٹرار صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڑھ ہونی چاہیئے۔

خاکسار سید ضیاء حسین متعلم طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

اراضیات سندھ کے لئے منیجر کی ضرورت

دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے ایک لائق تجربہ کار اور زمیندارہ کام سے بخوبی واقف مخلص احمدی منیجر کی ضرورت ہے۔ مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق ضروری ہوگی۔ محکمہ مال اور نہر کے پنشنر اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملے گی۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

ہندستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ جون۔ حکومت برطانیہ نے تجویز پیش کی تھی۔ کہ فرانس اور برطانیہ کی حکومت ایک ہی کر دی جائے۔ گویا یونین گورنمنٹ ہو۔ پارلیمنٹ۔ کیبنٹ۔ ڈیفنس خارجہ پالیسی مالی اور اقتصادی پالیسی ایک ہی ہو ہر انگریز فرانس کا شہری اور ہر فرانسیسی برطانیہ کا شہری متصور ہو۔ مشترکہ کیبنٹ کو بری۔ بحری اور ہوائی طاقتوں پر کامل کنٹرول ہو۔ مگر حکومت فرانس کے صلح کی درخواست کرنے پر یہ تجویز ترک کر دی گئی۔ اور اعلان کیا گیا ہے کہ اگر حالات بدل گئے۔ تو پھر اسے پیش کر دیا جائے گا۔

آج مسٹر چرچل نے دار العوام میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ فرانس کی لڑائی میں شکست کی وجہ یہ ہے کہ فوجی اہمیت کے رستے دشمن پر کھل گئے۔ اس کے مسلح دستوں کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ اور فوجیں بھی بہت زیادہ تھیں۔ اب فرانس کی لڑائی ختم ہوئی۔ اور انگلستان کی شروع ہونے والی ہے۔ موجودہ وقت ہماری تاریخ کا نازک ترین وقت ہے برطانوی فوج کے صرف تین ڈویژن فرانسیسیوں کی مدد کرتے رہے کیونکہ گذشتہ چند روز سے ہم اپنے ۳½ لاکھ سپاہی فرانس سے واپس لے آئے ہیں اور گذشتہ نو ماہ میں وہاں جو اسلحہ اور ذخائر جمع کئے گئے تھے۔ وہ بھی لے آئے ہیں۔ اس وقت برطانیہ میں ساڑھے بارہ لاکھ فوج موجود ہے۔ اور ڈیفنس فورس کے پانچ لاکھ رضاکار اس کے علاوہ ہیں۔ اگر جرمنی برطانیہ پر حملے کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی فوجوں کو وسیع پیمانہ پر ہمارے سمندروں میں لانا پڑے گا۔ اور ہمارا بحری بیڑہ اس کے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہے اگر اٹلی کا بیڑہ اس کی مدد پر آئے۔ تو ہم آبنائے جبرالٹر میں اس کے استقبال کے لئے تیار رہیں گے۔

لنڈن ۱۹ جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آج سویرے ۹ بجے فرانس کے وزراء کی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اور جرمنی کی اس چٹھی پر غور کیا گیا۔ جو سپین کے سفیر کی معرفت موصول ہوئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے فرانس اپنے ان نمائندوں کے نام پیش کرے۔ جو اس کی طرف سے صلح کی بات چیت کریں گے اس کے بعد صلح کی شرائط بتائی جائیں گی نیز گفتگو کا وقت اور مقام معین کیا جائیگا فرانسیسی گورنمنٹ نے نمائندوں کے نام بھیج دیئے ہیں۔ فرانس کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ابھی جنگ جاری ہے دشمن نے سب مورچوں پر حملہ کیا۔ مگر اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ فرانسیسی بحری بیڑے کے جہاز بندرگاہوں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ سپین کے اخباروں نے لکھا ہے کہ فرانس کے ہوائی جہاز بھی افریقہ کی طرف جا رہے ہیں۔ روم کی خبر ہے کہ ہٹلر مطالبہ کرے گا۔ کہ پہلے فرانس پوری طرح ہتھیار ڈال دے۔ پھر صلح کی بات چیت ہوگی۔

لنڈن ۱۹ جون۔ آج صبح برطانیہ کے مشرقی علاقہ پر جرمن ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس میں ۶۰ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے۔ ہمارے فوجی مقامات کو کوئی خاص نقصان نہیں پہنچ سکا۔ ۸ شہری ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے۔ اٹلی کی سرحد سے خبر آئی ہے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے لمبارڈی پر حملے کئے۔

شملہ ۱۹ جون۔ حکومت ہند مسلح گاڑیاں تیار کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ ان گاڑیوں کا ڈھانچہ تو کینیڈا میں تیار ہو گا۔ مگر لوہے کی چادریں ٹاٹا کے کارخانہ میں چڑھائی جائیں گی۔

واردھا ۱۹ جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ابھی جاری ہے۔ امید ہے کہ اس میں ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے گا۔ جس میں کانگرسیوں کو بتایا جائے گا۔ کہ شہری پہرہ دار بھرتی کرنے کے معاملہ میں انہیں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئیے۔

دہلی ۱۹ جون۔ آج شام ساڑھے آٹھ بجے ہز ایکسی لینسی وائسرائے ہند نے شملہ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جس میں آپ نے فرمایا کہ میری وہ تقریر جس پر قریباً ایک ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے جس میں میں نے آپ سے کہا تھا کہ اس وقت تک کہ میں دوبارہ آپ سے خطاب کروں آپ ان تین الفاظ کو اچھی طرح یاد رکھیں اتفاق۔ ہمت اور بھروسہ۔ آج جب کہ میں پھر آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں زمانہ پہلے سے بھی زیادہ کڑی آزمائش کا آگیا ہے۔ اس نازک موقع پر ہمارا کیا ارادہ ہے اس کا جواب صرف ایک لفظ میں دیا جا سکتا ہے اور وہ یہ کہ ملک معظم نے دشمن کو شکست دینے کی نیت سے جو قدم اٹھایا ہے وہ اب پیچھے کبھی نہیں ہٹیگا اور اس وقت تک لڑائی برابر جاری رہے گی جب تک وہ مقصد پورا نہیں ہو جاتا جس کے لئے یہ لڑائی شروع کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ جنگ مدت تک جاری رہے گی۔ اور بہت کٹھن ہو گی اگر کمر ہمت باندھ کر مقابلہ کیا گیا تو فتح ہماری ہی ہوگی۔ اس کے بعد حضور وائسرائے نے ان تیاریوں کا ذکر کیا جو ہندوستان کے بچاؤ کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اور آگے چل کر کہا کہ اس تاریکی کے زمانہ میں آپ کو کیا پیغام دوں میرا پیغام یہی ہے کہ ہمت نہ ہاریئے اپنی طاقت پر بھروسہ رکھیئے۔ بلا وجہ بے چینی و اضطراب پیدا کرنے کا کوئی موقع نہیں۔ اس وقت ملک کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں لگا رہے اور حالات سے غافل نہ ہو۔ اگر آپ گھبراہٹ اور خوف کو اپنے پاس آنے دیں گے تو خواہ آپ کی نیت کچھ ہی کیوں نہ ہو آپ ہندوستان کو نقصان پہنچائیں گے اس کے بعد آپ نے ان جنگی کمیٹیوں کا ذکر کیا جو ہر صوبہ میں قائم کی جا رہی ہیں اور فرمایا کہ میری خواہش یہ ہے کہ یہ کمیٹیاں فرقہ بندی سے الگ رہیں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ رخصت ہونے سے پہلے میں پھر یہ الفاظ دہراتا ہوں کہ اس بات کو نہ بھولئے کہ اتفاق ہمت اور بھروسہ وہ ستون ہیں جن پر ہماری عمارت کھڑی ہے اپنی ہمت کو بلند رکھیں اور خوف و ہراس کو پاس نہ آنے دیں۔

لنڈن ۱۹ جون۔ پچھلے دو دنوں میں انگریزی بم برسانے والے ہوائی جہازوں نے بہت سے جرمن شہروں میں ان کی فوجی اہمیت رکھنے والی جگہوں پر حملے کئے۔ ایک جگہ تیل کے بہت بڑے ذخیرہ کو آگ لگا دی۔ تین ہوائی اڈوں پر حملے کئے۔ ایمسٹرڈم میں بھی ان کے ہوائی اڈوں پر حملہ کیا گیا جو جرمنی کے قبضہ میں ہیں۔ ان تمام حملوں میں برطانیہ کے صرف ۲ جہاز واپس نہیں آ سکے۔

دہلی ۱۹ جون۔ بلند شہر کے آغا غضنفر علی خان نے آج علامہ مشرقی سے ویلور سنٹرل جیل میں خاکساروں اور حکومت کے موجودہ نزاع کے متعلق بات چیت کی۔

ٹراونکور ۱۹ جون۔ مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے فیصلہ کیا ہے کہ فوج سامان اور روپیہ سے حکومت برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے۔

لاہور ۱۹ جون۔ آج لاہور میں گورنمنٹ کا حکم توڑنے کے جرم میں ۵ خاکساروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

جنیوا ۱۹ جون۔ انٹرنیشنل لیبر آفس جب تک حالات اجازت دیں گے۔ جنیوا میں کام کرتا رہے گا اس کی ایک شاخ نئی دہلی میں بھی کام کر رہی ہے۔

دہلی ۱۹ جون۔ ضلع حصار میں لڑائی کے فنڈ میں ۵۰ ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی